اخبار

۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ۱۲ بجے دوپہر جمہوریہ عربیہ متحدہ (مصر) کے سفیر محترم جناب علی ابو الفضل خشبہ ادارہ تحقیقات اسلامی میں تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ جناب عبدالرحمن صالح بھی تھے۔ ارکان ادارہ نے آپ کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔ ادارہ کی لائبریری کے ہال میں آپ کا ادارہ کے اراکین سے تعارف کرایا گیا، بعدازاں ڈاکٹر صغیر حسن معصومی صاحب نے محترم مہمان کو ادارہ کی تاسیس کی غرض و غایت بتائی اور ادارہ سے شائع ہونے والی مطبوعات نیز موجودہ زیر تکمیل ماسٹر پلان اور دیگر زیر تکمیل تحقیقی کاموں سے معزز مہمان کا تعارف کرایا۔ سفیر موصوف کی تشریف آوری ایک عالم و محقق کی مرکز علم و تحقیق میں آمد تھی۔ ادارہ کے لائبریرین جناب مولانا عبدالقدوس ہاشمی صاحب نے لائبریری کی اہم مطبوعہ کتب اور مخطوطات کا تفصیلی تعارف کرایا اور اپنے ساتھ لے کر آپ کو پوری لائبریری کا سرسری معاینہ کرایا جس سے آپ بہت محظوظ اور متاثر ہوئے اور فرمایا "میں یہ تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ اسلام آباد میں اس قدر عظیم الشان علمی ذخیرہ موجود ہوگا"۔

سفیر موصوف نے فرمایا کہ دنیا میں صرف پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے جو اسلام کے نام پر وجود میں آیا۔ مسلمان ممالک میں باہم کتنے ہی اختلافات کیوں نہ ہوں ان سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پاکستان تمام اسلامی ممالک میں سب سے بڑا ملک ہے اور وہاں اسلام کے احکام نافذ کرنے کی مساعی جاری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر اسلامی ملک میں پاکستان محبوب و مقبول ہے۔ انھوں نے یقین دلایا کہ پاکستان وحدت عالم اسلامی کو کامیاب بنانے میں اہم کردار انجام دے سکتا ہے۔

سفیر موصوف نے ادارہ کی لائبریری کو مخطوطات اور خطاطی کی بعض نادر نمونوں کی عکسی تختیاں نیز چند کتابیں ہدیۃً پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محض ابتدا ہے۔ یہ بیش قیمت ہدیہ وصول کرتے ہوئے ادارہ کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کیا گیا۔

سفیر موصوف نے جذبۂ تحقیق سے سرشار عالم کی طرح اپنے آپ کو ادارے کے ممبروں اور عالمی مسلم برادری کا ایک فرد بتاتے ہوئے نہایت بے تکلفی سے فی البدیہہ اپنے جن خیالات کا عربی میں اظہار فرمایا ذیل میں ہم ان کا ترجمہ پیش کرتے ہیں :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

میں ادارہ تحقیقات اسلامی اور یہاں کے فاضل اساتذہ کے سامنے ہدیۂ تبریک وسلام پیش کرتے ہوئے خود کو خوش نصیب محسوس کر رہا ہوں - امور دینیہ اور شرع حنیف کے مختلف پہلوؤں پر ان کی تحقیقی خدمات کو میں نہایت قدر و احترام کی نظر سے دیکھتا ہوں ۔

حقیقت یہ ہے کہ ان مسائل دینیہ میں بحث وتحقیق آج دین اسلامی کی خدمت کا اہم موضوع ہوگیا ہے بالخصوص جب کہ ادیان الٰہیہ میں سے آخری دین اسلام ہے اور آسمانی پیغامات میں سے آخری پیغام اللہ کے نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والا پیغام ہے - اسی طرح یہی تہذیب وتمدن کا دین ہے اور یہی وہ دین ہے جس نے عبادات ومعاملات کے قوانین عطا فرمائے ۔

دین اسلام اپنے طبعی تقاضوں کی بنا پر ایک ترقی پسند دین ہے جو ہر زمان ومکان سے ہم آہنگ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس دین کا جمود وتعطل سے سمجھوتہ نہیں ہوتا - اس میں ہر آن تجدد کی قابلیت ہے، اجتہاد کا دروازہ کھلا ہوا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ حکومت نے علوم وفنون کے مختلف میدانوں نیز زندگی کے دیگر پہلوؤں میں جو ترقی حاصل کی ہے اسے اسلام سے ہم آہنگ بنانے کے لئے اسلامی احکام ونصوص میں اجتہاد وتحقیق پر اپنی توجہ کو مرکوز کیا جائے ۔

اسلامی قانون سازی کے لئے وافر مواد موجود ہے - یہ زمین نہایت زرخیز وشاداب ہے - زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جسے اس نے چھوڑ دیا ہو - ترقی کا کوئی دروازہ ایسا نہیں جس پر اس نے دستک نہ دی ہو - فکر ونظر کی راہوں میں سے کوئی راہ اس نے بغیر ہدایت ورہنمائی کے نہیں چھوڑی - ہمارے فقہا کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ شرع حنیف کی تعلیمات میں سے اپنے اجتہاد کے ذریعہ نص کو موجودہ حالات کے سامنے رکھکر زمانے کے مقتضیات اور ترقی کے اسالیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کلی یا جزئی طور پر اس کے احکام کی تطبیق کریں ۔

انہی حالات کا تقاضا تھا کہ سرزمین پاکستان میں آپ کے اس موقر ادارہ کی طرح ایک ادارہ کی بناء ڈالی جائے تاکہ وہ اس دینی پیغام کو پہنچانے اور مسائل میں اجتہاد کرنے کی ذمہ داری کا بار اٹھائے - اسلامی میراث کو ابھار کر سامنے لائے

اور علمی پوشیدہ خزانوں کو نکال کر پیش کر دے ۔ مختلف ملک ۔ مسلمان اسلام کے نئے وجود میں آنے کے ادارے کے ظہور سے اسلام کی عمارتوں میں ایک مضبوط و مستحکم قلعہ کا اضافہ ہوا ہے اور اس کی عزت و قوت کو ایک نیا ستون میسر آیا ہے ۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اس ادارہ کی تشکیل اور مختلف دینی مرکزوں میں اس کی خدمات وہ نیک مساعی ہیں جن پر پاکستان کی تعریف کی جانی چاہیے ۔ یہ ادارہ عالم اسلامی کے دیگر اسلامی تحقیقاتی اداروں کے دوش بدوش ہم آہنگی سے اپنی کوششیں جاری رکھے گا اور آپ حضرات جانتے ہیں کہ قاہرہ میں بھی اس قسم کے ادارے موجود ہیں جو پوری قوت سے اسلام کی خدمت میں کوشاں ہیں نیز تحقیق و مطالعہ اور اجتہاد و تجدید سے اسلام کی ثقافتی و تمدنی میراث کو عوام کے سامنے لا رہے ہیں مثلاً جامع ازہر شریف میں "مجمع البحوث الاسلامیہ" نیز "المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامیہ" وغیرہ ۔

یقیناً اس موقع پر کسی کو اس امر کی اہمیت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ پاکستان میں آپ کے ممتاز ادارے کی سعی تحقیقاتی مساعی کو جمہوریہ عربیہ متحدہ نیز اسلامی علم بلند کرنے والی اور اسلامی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنے والی دیگر مسلم حکومتوں کی اسلامی تحقیقات کے درمیان ایک مضبوط پل بنا دیا جائے ۔ اسی کے ساتھ ہی دوسری طرف کرہ ارض پر بسنے والی تمام مختلف اقوام کے مسلم علماء میں باہمی ربط اور دائمی تعلق پیدا کر دیا جائے تو اس طرح مسلسل تعاون تخلیقی روابط اور باہمی تبادلہ خیالات کی ایک ایسی صورت پیدا ہو جائے گی جو اسلامی میراث میں تجدید و تحقیق کے مقاصد کو حاصل کرنے میں گرانقدر خدمات انجام دے گی ۔

ہم جمہوریہ عربیہ متحدہ کے لوگ اپنے دلوں میں پاکستان کی ان کوششوں کا پورا پورا احترام رکھتے ہیں جو وہ دین کی مدد اور اسلامی تعلقات کو استوار کرنے میں انجام دے رہا ہے ۔ بالخصوص اس دور محن و ابتلاء میں پاکستان جس طرح ہمارے ساتھ تعاون و ہمدردی کر رہا ہے ہم اسے بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور اس پر شکرگزار ہیں ، ہم سرزمین عرب کو غاصب قبضہ کر لینے والوں سے آزادی دلانے اور مظلوم عربوں کے چھینے ہوئے حق کی بازیابی کے لئے "جہاد" کا عزم مصمم کر چکے ہیں ۔

خدا راہ راست پر ثابت قدم رکھے اور ہم سب کو نیک توفیق دے ۔

والسلام ۔